3974- مقروض ہوتے ہوئے حج کرنا چاہتا ہے

سوال

میں ایک بینک کا مقروض ہوں، اور عمرہ کرنا چاہتا ہوں مجھے علم ہے کہ حج یا عمرہ سے قبل مجھ پر قرض کی ادائیگی واجب ہے، تو کیا آپ مجھے اس کے بارہ میں کوئی صحیح اسلامی طریقہ کی راہنمائی کرسکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو یہ قرض سودی ہے تو یہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ اور سات ہلاک کرنے والی اشیاء میں سے ایک ہے، اسے تو ساری امتوں نے حرام قرار دیا ہے حتی کہ اغریق جو بتوں کے پجاری ہیں بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں ان میں سے ایک جس کا نام صولون ہے کہتا ہے :

مال تو بانجھ مرغی کی طرح ہے لھذا درھم درھم کو جنم نہیں دیتا۔

اور عیسائیوں کے عقیدہ میں ہے کہ : جب سود خور فوت ہوجائے تو اسے کفن نہیں دیا جائے گا۔

حتی کہ یھودی بھی سود کو حرام قرار دیتے ہیں، اور اسلام نے تو اسے اس طرح حرام کیا ہے کہ کسی ایک کے لیے بھی اس کے حرام ہونے میں شک کی کوئی مجال نہیں چھوڑی۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی حرمت کے بارہ میں فرمایا :

{حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے} البقرۃ (275)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو} البقرۃ (278)۔

ابوجحیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور گودنے اور گدوانے والی اور سود کھانے اور کھلانے والے اور مصور پر لعنت فرمائی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2123)۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1597)۔

اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے اجتناب کریں، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی اشیاء ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا ، اوراس نفس کوناحق قتل کرنا جسے اللہ تعالی نے حرام کیا ہے ، سود کھانا ، اور یتیم کا مال کھانا ، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا ، پاکدامن غافل مومن عورتوں پر تہمت لگانا) صحیح بخاری حدیث نمبر(2615) صحیح مسلم حدیث نمبر(89) ۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے آج رات دو آدمی دیکھے وہ میرے پاس آئے اور وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے ، ہم چلے اور ایک خون کی نہر کے پاس آئے اس میں ایک شخص تھا اور کنارے پر ایک شخص کھڑا تھا اس کے آگے پتھر رکھے تھے ، وہ شخص جو نہر میں تھا آیا اور باہر نکلنے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس کے منہ میں پتھر دے مارا اور اسے وہیں واپس کر دیا جہاں وہ تھا ، تو جب بھی وہ شخص باہر نکلنے کی کوشش کرتا وہ اس کے منہ میں پتھر دے مارتا اور وہ اپنی جگہ واپس چلا جاتا ، تو میں نے کہا یہ کیا ہے ، وہ کہنے لگا وہ جسے آپ نہر میں دیکھ رہے ہیں وہ سودخور ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر(1979) ۔

لھذا آپ پر اس عمل سے توبہ کرنی واجب ہے ، لیکن اگر یہ قرض قرضہ حسنہ ہے اور اس میں سود داخل نہیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

دوم :

اور حج کے متعلق یہ ہے کہ : جو شخص ہاتھ کی تنگی کی بنا پر اپنے آپ پر خرچ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس پر حج واجب نہیں ہوتا ، لیکن ان دونوں میں سے اولی اور بہتر فریضہ حج کی ادائیگی ہے یا قرض کی ادائیگی ؟

اس میں راجح یہ ہے کہ قرضہ کی ادائیگی اولی اور بہتر ہے اس لیے کہ مقروض کے لیے حج کرنا لازم نہیں کیونکہ حج کی شرائط میں استطاعت شامل ہے ۔

لھذا اگر آپ کا حج قرض کے ساتھ متعارض ہوتا ہے تو آپ قرضہ کی ادائیگی مقدم کریں ، لیکن اگر اس میں تعارض نہیں آتا مثلا ادائیگی کے وقت میں ابھی تاخیر ہے یا قرض خواہ اپنے قرض پر صبر کر رہا ہے تو اس حالت میں حج اور عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تنگ دست مقروض کو اگر کوئی دوسرا شخص حج کروائے تو اس کے لیے حج کرنا جائز ہے ، اور اس میں قرضہ کے حق کا ضیاع نہیں ہوگا ، یا تو اس وجہ سے کہ وہ کمائی سے ہی عاجز ہے ، اور یا قرض خواہ کے غائب ہونے کی بنا پر کمائی سے اسے ادائیگی کرنی ممکن نہیں ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری(16/26) ۔

اور یہ سب کچھ اس وقت ہے جب مکمل استطاعت ہو اور اگر آپ ایک سے زائد لوگوں کے مقروض ہوں تو قرض کی ادائیگی کا وقت آنے اور قرض خواہ کے مطالبہ پر قرض کی ادائیگی کرنے کے ساتھ زاد راہ اور سواری اور سفر کی ضروریات بھی میسر ہوں اور اپنے اہل وعیال یا پھر جن کا آپ پر خرچہ واجب ہے اس کے انتظام کرنے کے بعد ہوگا ۔

وہ اس طرح کہ آپ اہل وعیال کے لیے ضروریات زندگی مہیا کر کے جائیں ، اور اگر آپ ایسا نہیں کرینگے تو آپ گنہگار رہیں اور اللہ تعالی نے آپ کے ذمہ جن کی دیکھ بھال لگائی ہے آپ نے اسے ضائع کر دیا ہے ۔

خیثمۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ان کا وکیل اور خازن آیا تو وہ کہنے لگے : کیا تونے غلاموں کو ان کی غذا مہیا کردی ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بندے کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہے اس کا خرچہ بند کردے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (996) ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسلمان کے کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ وہ جسے خرچہ دیتا تھا اسے ضائع کردے) سنن ابوداود حدیث نمبر (1692) ۔

واللہ اعلم .